بسم اللہ الرحمن الرحیم

شذا العَرف (سوالاً جواباً)

سوال: مصنف کا تعارف لکھیں۔

جواب۔ ان کا نام شیخ احمد بن محمد بن احمد حملاوی ہے۔ آپ مصر میں 1273ھ کو مصر کے شرقی علاقہ بستی بلبیس میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ اور بہت سے دیگر شرعی علوم اپنے وقت کے دیگر فضلاء سے حاصل کیے۔

پھر مزید تعلیم کیلئے آپ کلیہ دار العلوم جامعہ قاہرہ میں داخل ہوئے اور وہیں سے بقیہ تعلیم حاصل کی۔ اور اپنے شیوخ کی اجازت سے 1306ھ میں وہیں جامعہ قاہرہ میں تدریس کے فرائض سر انجام دینے لگے 1321ھ میں آپ نے جامعہ قاہرہ کو الوداع کہا اور مدرسہ عثمان باشا ماہر میں سر انجام دینے لگے۔ آپ نے مدرسہ عثمان میں 25 سال تک تدریس فرمائی۔ پیشے کے اعتبار سے آپ مدرس اور عظیم شاعر بھی تھے۔ آپ کی تصنیفات میں شذا العرف فی فن صرف۔ زہر الربیع فی المعانی، والبیان والبدیع۔ قواعد التایید فی عقائد التوحید اور دیوانِ شعر شامل ہیں۔ آپ علیہ الرحمہ 1351ھ میں اپنے خالق حقیقی کی آغوشِ رحمت میں چلے گئے۔

مقدّمہ

سوال: علمِ صرف کی تعریف کریں۔

جواب۔ صرف کا لغوی معنیٰ پھیرنا تبدیل کرنا ہے۔

عملی تعریف: ایک اصل کو اس کی مختلف مثالوں کی طرف پھیرنا تاکہ معنیٰ مقصودہ حاصل ہوں جو کہ مختلف مثالوں کی طرف پھیرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔

علمی تعریف: ایسے اصول کو جاننا جن کے ذریعے سے کلمہ کے ان احوال کو (جن کا تعلق مادہ سے ہے نہ معرب و مبنی سے) جانا جائے۔

سوال: علم صرف کا موضوع کیا ہے؟ نیز اس کے واضع کون ہیں؟

جواب۔ موضوع: مادہ کے اعتبار سے عربی الفاظ　　واضع: مسلم بن الھرّاء۔ ایک قول کے مطابق حضرت علی کرّم اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

سوال: اس کے مسائل، ثمرہ، مابہ الاستمداد اور حکم شارع کیا ہے؟

جواب۔ مسائل: وہ قضایا جو اس میں ضمناً یا صریحاً ذکر کیے گئے ہیں۔

ثمرہ: مفردات میں زبان کو غلطی سے بچانا، اور کتابت میں لغوی قانون کی رعایت کرنا

مابہ الاستمداد: قرآن وحدیث نیز کلامِ عرب

حکم شارع: اس کو سیکھنا واجب کفایت ہے۔

سوال: کلمہ کی تعریف بیان کریں۔

جواب۔ وہ لفظ مفرد جسے واضع نے کسی معنٰی پر دلالت کیلئے وضع کیا ہو۔ کہ جب بھی وہ لفظ بولا جائے اس سے اس کا معنٰی موضوع لہ سمجھا جائے۔

تقسیم الکلمہ

سوال: کلمہ کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب۔ 3 اقسام اسم فعل حرف

سوال: کلمہ کی اقسام ثلاثہ کی تعریف ومثال لکھیں۔

جواب۔ اسم: جس کو مستقل بالمفہوم معنٰی کیلئے وضع کیا گیا ہو اور زمانہ اس کا جز نہ ہو جیسے رجل کتاب

فعل: جس کو ایسے معنٰی کیلئے وضع کیا گیا ہو جو مستقل بالمفہوم ہو اور زمانہ اس کا جز ہو۔ جیسے كَتَبَ يَقْرَءُ

حرف: جس کو ایسے معنٰی کیلئے وضع کیا گیا ہو جو مستقل بالمفہوم نہ ہو۔ جیسے ھل۔ علی فی

سوال: اسم کی علامت بیان کریں۔

جواب۔ اسم کو خاص کیا گیا ہے کہ وہ حرف جر، ال، تنوین، اضافت، مسند الیہ اور نداء کو قبول کرتا ہے۔ یعنی یہ اسم کی علامات ہیں۔

مثال: الحمدُ لِلّٰهِ مُنشِئُ الخَلقَ من عَدَمِ اور يَأبراہیمُ قَد صَدَّقْتَ الرُّءْيا

سوال: فعل کی علامات بیان کریں۔

جواب۔ فعل خاص کیا گیا ہے کہ وہ قد، سین، سوف، نواصب، جوازم، فاعلیت کی ت، تائے تانیث ساکنہ، نون تاکید اور یائے مخاطبہ قبول کرتا ہے

مثال: قَدْ أَفْلَحَ، سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ، سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ، لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ، لَمْ يَلِدْ، أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ، قَالَتْ، وَلَيَضْرِبَنَّ بِخُمُرِهِنَّ، أَكْرِمِىْ مَثْوَاهُ،

سوال: حرف کی علامات بیان کریں۔

جواب۔ یہ اسم و فعل کی کوئی علامت قبول نہیں کرتا۔

میزان صرفی

سوال: کلمات کے حروف اصلیہ کتنے ہیں؟

جواب۔ لغت عربیہ کے اکثر کلمات ثلاثی ہیں۔ اس لیے علماء الصرف نے کلمہ میں تین حروف اصلیہ ف ع ل کا اعتبار کیا ہے۔

سوال: حروف اصلیہ تین ہی کا کیوں اعتبار کیا؟

جواب۔ اس لیے کہ اگر میزانِ صرفی کی بناء چار یا پانچ حروف پر رکھتے تو وہ حروف جو ثلاثی ہیں وہ اس سے خارج ہو جاتے۔ تین حروف پر بنا اس لیے رکھی تاکہ یہ ثلاثی اور رباعی خماسی کو بھی شامل ہو سکے۔

سوال: حروف تہجی میں سے ف ع اور ل ہی کا انتخاب کیوں کیا؟

جواب۔ تاکہ تینوں مخارج میں سے ایک ایک حرف شامل ہو جائے۔ شفویہ میں سے "ف"، حلقی میں سے "ع" اور لثویہ میں سے "ل" منتخب کیا۔

سوال: جب ثلاثی میں کسی حرف کا اضافہ کیا جائے تو اس کی کتنی اور کونسی صورتیں ہیں؟

جواب۔ درج ذیل 6 صورتیں۔

1۔ اگر زیادتی حروف اصلیہ میں ہو تو اس میں ایک لام یا دو لام کا اضافہ کیا ہو گا۔ اگر ایک لام کی زیادتی ہو تو وہ رباعی (جیسے دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ) اور اگر دو حروف کی زیادتی ہو تو وہ خماسی (جیسے جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ) بن جاتے ہیں۔

2۔ اگر حروفِ اصلیہ میں کسی حرف کی تکرار ہو تو جو اس کا وزن ہے اس میں بھی اس وزن کے مطابق حرف کی تکرار ہو گی۔ جیسے قَدَّمَ بروزن فَعَّلَ۔ جَلْبَبَ بروزن فَعْلَلَ اسے مضاعف العین یا مضاعف اللام کہتے ہیں۔

3۔ اگر زیادتی حروف زائدہ میں سے "سالتمونیھا" میں سے کسی ایک یا دو حرف کی ہو تو اصل کو اصل کے مقابلے میں لایا جائے گا اس کے علاوہ دیگر حروف کو زائدہ کہیں گے۔ جیسے قَائِمٌ بروزن فَاعِلٌ۔ تَقَدَّمَ بروزن تَفَعَّلَ، اِستَخْرَجَ بروزن اِستَنْصَرَ

4۔ اگر زائد حرف تاء افتعال سے بدلا ہوا ہو تو اسے اصل کے اعتبار سے پڑھا جائے گا۔ جیسے اِضْطَرَبَ بروزن اِفْتَعَلَ نہ کہ اِفْطَعَلَ

5۔ جب موزون میں سے کوئی حرف حذف کیا جائے گا تو وزن میں سے بھی اس کے مقابل حرف حذف کیا جائے گا۔ جیسے قُلْ۔ فُلْ قاضٍ بروزن فَاعٍ

6۔ اگر موزون میں قلب ہو تو اس کے مقابل وزن میں بھی قلب کیا جائے گا۔ جیسے جَاهَ بروزن عَفَلَ "ع" کو "ف" کلمہ پر مقدم کیا

قلبِ مکانی

سوال: قلب مکانی سے کیا مراد ہے

جواب۔ کسی بھی کلمہ کے حروف اصلیہ کی جگہ تبدیل کر دینا۔

سوال: قلب کی کتنی اور کونسی چیزوں سے معلوم ہو گا؟

جواب۔ درج ذیل 5 چیزوں سے

1۔ اشتقاق سے۔ جیسے نَاءَ اس کا مصدر نَأْیٌ ہے۔ اس پر دلیل ہے کہ نَاءَ نَأْیٌ سے ہے۔ نَاءَ یہ اصل میں نَاَیَ تھا ع کلمہ کو لام کی جگہ رکھا تو یہ نَاءَ فَلَعَ

اسی طرح جَاهَ اس کی اصل وجہٌ ہے۔ ع کلمہ کو ف کی جگہ رکھا گیا۔ تو یہ جَاهَ بروزن عَفَلَ

اسی طرح قِسِیٌّ یہ قُوس کی جمع ہے۔ یہ اصل میں قُوُوْسٌ بروزن فُلُوْعٌ تھا۔ پھر لام کلمہ کو ع کی جگہ رکھا تو یہ قُسُوْوٌ ہو گیا۔ پھر دوسری واؤ کو ی سے بدلا تو قُسُویٌ ہو گیا۔ پھر واؤ اور ی اکٹھے آ جائیں اور ان میں سے کوئی ایک ساکن ہو تو واؤ کو ی سے بدل کر ی کا ی

میں ادغام کرتے ہیں کے تحت قُسِیٌّ ہو گیا۔ پھر "ی" کی مناسبت سے ماقبل کو کسرہ دیا اور "ق "کو بھی کسرہ دیا تاکہ ضمہ سے کسرہ کی طرف انتقال میں دشواری نہ ہو تو یہ قِسِیٌّ ہو گیا۔

اسی طرح حَادِیٌ بروزن عَالِفُ یہ اصل میں واحد تھا۔

2۔ موجبِ علت کے باوجود تصحیح ذکر کرنا۔ جیسے اَیِسَ (بروزن عَفِلَ) یہ تعلیل کا تقاضا کر رہا ہے مگر اس کے باوجود اس میں تعلیل نہیں اور اس کا ایسے ہی ذکر کر دیا۔ یہ اصل میں یَئِسَ تھا اس میں "ع" کلمہ کو "ف" کی جگہ رکھا گیا۔

3۔ کم استعمال کی بناپر: جیسے رِئمٌ کی جمع آرْامٌ (بروزن اَعْفَالٌ)۔ یہ اصل میں اَرْاٰمٌ (بروزن اَفْعالٌ) تھا۔آرْاٰمٌ میں دوسرے ہمزہ کو "ف" کلمہ کی جگہ لے آئے پھر جب کلمہ کی ابتداء میں دو ہمزہ آجائیں تو دوسرے کو پہلے کی حرکت کے مطابق حرفِ علت سے بدلا (جیسے اِءْمَان۔اِیمان) توآرامٌ (بروزن اَعْفَالٌ) ہو گیا۔

4۔ کلمہ کی ایک طرف دو ہمزہ پائے جانا اس مین قلب نہ ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے جَاءَ (فَالَ)۔ یہ اصل میں جَیَءَ (بروزن فَعَلَ) تھا۔

اور قاعدہ ہے کہ جب بھی کسی فعل کے "ع" کلمہ کو الف سے بدلا جاتا ہے تو اس سے بننے والا اسم فاعل کے عین کلمہ کو بھی ہمزہ سے بدلا جاتا ہے۔ جیسے جَاءٍ

5۔ قلب نہ ہونے پر بغیر تقاضا کے منع صرف دلالت کرے۔ جیسے اَشْیَاءَ یہ اصل میں شَیْأءُ (فَعْلَاءُ) تھا۔ پھر لام کلمہ میں ہمزہ کو شروع میں لائے تو یہ اَشْیَاءَ (لَفْعَاءُ) ہو گیا۔ یہ اپنی اصل کے اعتبار سے غیر منصرف ہے۔ یہ الف ممدودہ میں سے ہے اور یہ غیر منصرف ہے۔

الباب الاول فی الفعل

سوال: زمانہ کے اعتبار سے فعل کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟ نام لکھیں۔

جواب۔ 3اقسام ماضی مضارع امر

سوال: فعل ماضی کی تعریف نیز اس کی علامات مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ جو زمانہ تکلم پہلے کسی چیز کے وجود پر دلالت کرے۔ جیسے قَامَ (وہ بیٹھا) شَرِبَ (اس نے پیا)

علامات: 1۔ فاعلیت کی "ت" کو قبول کرے جیسے ضَرَبْتَ 2۔ مؤنث کی "ت ساکنہ" کو قبول کرے۔ جیسے قَرَءَتْ

سوال: فعل مضارع کی تعریف نیز اس کی علامات، فعل مضارع کو حال / مستقبل کے ساتھ کون خاص کرے گا؟ مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ جو زمانہ تکلم کے وقت یا اس کے بعد کسی چیز کے وجود پر دلالت کرے۔ یَقْرَءُ (وہ پڑھتا ہے / پڑھے گا)

زمانہ حال: جب اس پر لام ابتدائیہ، یا ما اور لا نافیہ داخل ہو تو یہ زمانہ حال کے ساتھ خاص ہو گا جیسے۔

لَیَحْزُنُنِیْ۔ لَایُحِبُّ اللّٰہُ۔ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ

زمانہ مستقبل: جب اس پر س، سوف، لَن، ان مصدریہ داخل ہو تو یہ زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہو گا۔

سَیَقُول۔ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ لَنْ تَنَالُوْا

علامات: 1۔ حرف "لَم" کے بعد آنا درست ہو جیسے لَمْ یَلِدْ 2۔ اس کے شروع میں حروف مضارع (ا، ت، ی، ن) ہوں۔ یَنْصُرُ

سوال: فعل امر کی تعریف نیز اس کی علامات مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ جس کے ذریعے زمانہ تکلم کے بعد کسی چیز کی طلب کی جائے۔ اُنْصُرْ

علامات: یہ نونِ تاکید اور "ی مخاطبہ" کو قبول کرے۔ اُنْصُرِنَّ۔ اُنْصُرِیْ

سوال: اسم فعل کی تعریف اور اس کی تمام اقسام مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ جو فعل کے معنیٰ پر دلالت کرے مگر فعل کی علامات قبول نہ کرے۔

اس کی درج ذیل 3اقسام ہیں۔

1۔اسم بمعنیٰ فعل ماضی جیسے هَيْهَاتَ (بَعُدَ) 2۔اسم بمعنیٰ فعل مضارع جیسے كَوَى (أَتَعَجَّبُ)

3۔اسم بمعنیٰ فعل امر جیسے صَهْ (اُسْكُتْ)

تقسیم ثانی للفعل

سوال: حروف صحیح اور علت کے اعتبار سے فعل کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب۔ابتدائی طور پر فعل کی دو اقسام ہیں فعل صحیح فعل معتل

سوال: فعل صحیح سے کیا مراد ہے؟ نیز اس کی اقسام مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ فعل صحیح: جس کے حروف اصلیہ میں کوئی بھی حرفِ علت (ا،و،ی) نہ ہو۔ جیسے نَصَرَ اس کی درج ذیل 3 اقسام ہیں۔

سالم: جس کے حروف اصلیہ میں حروفِ علت، ہمزہ اور ہم جنس حروف نہ ہوں۔ جیسے نَصَرَ

مضاعف: جس کے حروف اصلیہ "ع" اور "ل" ہم جنس ہو۔ وہ مضاعف ثلاثی (فَرَّ) اور اگر "ف" اور پہلا "ل" کلمہ جنس سے ہو

جبکہ "ع" اور دوسرا "ل" کلمہ دوسری جنس سے ہو تو وہ مضاعف رباعی کہلاتا ہے۔ جیسے زَلْزَلَ

مہموز: جس کے حروفِ اصلیہ میں سے کوئی ایک ہمزہ ہو۔ جیسے قَرَءَ

سوال: فعل معتل کی تعریف کرتے ہو اس اقسام مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ فعل معتل: جس کے حروفِ اصلیہ میں سے کوئی ایک علت ہو۔ جیسے وَعَدَ اس کی درج ذیل 4 اقسام ہیں۔

مثال: جس کا "ف" کلمہ حرفِ علت ہو جیسے وَعَدَ

اجوف: جس کا "ع" کلمہ حرفِ علت ہو جیسے قَالَ

ناقص: جس کا "ل" کلمہ حرفِ علت ہو جیسے غَزَوْتَ

لفیف: جس کے حروفِ اصلیہ میں دو حرف علت ہوں۔ اکٹھے ہوں تو لفیف مقرون اور اگر جدا جدا ہوں تو لفیف مفروق رَوَى، وَلِيَ

سوال: درج ذیل کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔

جواب۔ مضعّف: کا معنیٰ ہے دوگنا ہونا/ڈبل ہونا۔ چونکہ اس کے حروف اصلیہ میں دو حروف ہم جنس یعنی ایک ہی جنس کے ہوتے ہیں اس لیے اسے مضعّف / مضاعف کہتے ہیں۔

مہموز: چونکہ اس کے حروف اصلیہ میں ایک ہمزہ ہوتا ہے اس مناسبت سے اسے مہموز کہتے ہیں۔

سالم: کیونکہ یہ ایک جنس کے دو حروف، حروف علت اور ہمزہ سے سلامت ہوتا ہے اس لیے اسے سالم کہتے ہیں۔

مثال: کیونکہ اس کی ماضی میں تعلیل نہیں ہوتی اس لیے یہ ماضی میں صحیح کے کی مثل ہوتا ہے اس لیے اسے مثال کہتے ہیں۔

اجوف: اس کا معنیٰ ہے درمیان۔ چونکہ جب اس میں تعلیل ہوتی ہے تو اس کا درمیان حرفِ علت سے خالی ہو جاتا ہے جیسے قَوَلَ سے قَالَ

ناقص: کیونکہ بعض گردانوں میں اس کے آخر میں نقصان (کمی) ہو جاتی ہے اس لیے اسے ناقص کہتے ہیں۔ جیسے غَزَوْتُ سے غَزَتْ

لفیف مقرون: مقرون کا معنیٰ ہے ملا ہوا چونکہ اس میں حروف علت ایک دوسرے سے ملے ہوتے ہیں۔ لہذا اسے مقرون کہتے ہیں

لفیف مفروق: مفروق کا معنیٰ ہے جدا کیا ہوا۔ چونکہ اس میں حرفِ صحیح حروف علت کو جدا جدا کر دیتا ہے۔

تیسری تقسیم

حروف اصلیہ کی تعداد کے اعتبار

سوال: فعل مجرد اور مزید فیہ کی تعریف کریں۔ نیز ان کی اقسام مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ فعل مجرّد: جس کے تمام حروف اصلیہ ہوں اور بغیر علت کے کوئی بھی حرف کہیں بھی کم نہ ہوتا ہو۔ جیسے نَصَرَ

فعل مجرد کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔ ثلاثی مجرد۔ نَصَرَ 2۔ رباعی مجرد۔ زَلْزَلَ

فعل مزید فیہ: جس میں حروفِ اصلیہ پر ایک یا زائد حروف کی زیادتی کی گئی ہو۔ جیسے اِجْتَنَبَ

فعل مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔ ثلاثی مزید فیہ۔ اَکْرَمَ 2۔ رباعی مزید فیہ۔ تَدَحْرَجَ

سوال: ثلاثی مجرد کے کتنے اور کونسے ابواب ہیں؟ ہر ایک کی مثال، شرائط بیان کریں۔ اور کون سے ابواب کثرت سے استعمال ہوتے ہیں؟

جواب۔ ثلاثی مجرد میں ماضی کی تین حالتیں "ف" اور "ل" کلمہ ہمیشہ مفتوح جبکہ "ع" کلمہ پر زبر، زیر، پیش تینوں حرکتیں آتی ہیں۔ ایسے ہی فعل مضارع میں "ع" کلمہ پر بھی تینوں حرکتیں ہی آتی ہیں۔ تو جب ماضی تینوں حالتوں کا مضارع کی تینوں حالتوں سے ملائیں (ضرب دیں) تو یہ کل 9 صورتیں بنتی ہیں۔ جن میں سے ماضی مکسور جبکہ مضارع مضموم العین، ماضی مضموم العین جبکہ مضارع مفتوح / مضموم العین سے نہیں آتا۔ باقی 6 ابواب درج ذیل ہیں۔

فَعَلَ - يَفْعَلُ (فَتَحَ يَفْتَحُ)	فَعَلَ - يَفْفِلُ (ضَرَبَ يَضْرِبُ)	فَعَلَ - يَفْعُلُ (نَصَرَ يَنْصُرُ)
فَعُلَ - يَفْعَلُ (یہ نہیں آتا)	فَعُلَ - يَفْعِلُ (یہ نہیں آتا)	فَعُلَ - يَفْعُلُ (كَرُمَ يَكْرُمُ)
فَعِلَ - يَفْعَلُ (سَمِعَ يَسْمَعُ)	فَعِلَ - يَفْعِلُ (حَسِبَ يَحْسِبُ)	فَعِلَ - يَفْعُلُ (یہ نہیں آتا)

فَعَلَ یَفعَلُ: ہر وہ لفظ جس کا ماضی و مضارع "ع" کلمہ مفتوح ہو اس کا "ع" یا "ل" کلمہ حرف حلقی ہوتا ہے۔ مگر ہر وہ کلمہ جس کا "ع" یا "ل" کلمہ حلقی ہو وہ اس باب فَعَلَ یَفعَلُ سے آئے یہ ضروری نہیں۔

اس باب سے جو فَعَلَ یَفعَلُ کے وزن پر تو ہیں مگر ان کا "ع" یا "ل" کلمہ حرف حلقی نہیں وہ شاذ ہیں۔ جیسے اَبیٰ یَابیٰ

فَعِلَ یَفعَلُ (سَمِعَ یَسمَعُ): اس باب سے وہ افعال آتے ہیں جو خوشی / غمی، بھرنا / خالی ہونا، رنگ / عیب کا معنیٰ دیتے ہیں۔

فَعُلَ یَفعُلُ (کَرُمَ یَکرُمُ): اس باب سے وہ افعال آتے ہیں جو اوصاف، تعجب کا معنیٰ دیتے ہیں۔ جیسے حَسُنَ

ان تمام ابواب سے لازم و متعدی دونوں آتے ہیں۔ سوائے باب فَعُلَ یَفعُلُ کے کیونکہ اس سے صرف لازم آتے ہیں۔

اگر فعل مفتوح العین ہو۔ اس کے شروع میں ہمزہ / واؤ ہو تو اکثر ضرب سے آتا ہے اور کبھی کبھی نصر کے وزن پر۔

اگر فعل مضاعف ہو۔ اگر متعدی ہو تو باب نصر سے اور اگر لازم ہو تو ضرب سے آتا ہے۔

سوال: درج ذیل سے فعل مضارع بنائیں نیز بتائیے کہ یہ کس باب سے ہیں؟

جواب۔

ضَرَبَ يَضْرِبُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	نَصَرَ يَنْصُرُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	حَسِبَ يَحْسِبُ
وَعَدَ يَعِدُ	وَهَبَ يَهَبُ	وَجِلَ يَوْجَلُ	اَخَذَ يَأْخُذُ	جَرُءَ يَجْرُءُ	وَرِمَ يَرِمُ
بَاعَ يَبِيْعُ	سَعَىَ يَسْعىٰ	عَوِرَ يَعْوَرُ	مَدَّ يَمُدُّ	لَؤُمَ يَلْئُمُ	وَرِثَ يَرِثُ
رَمَىَ يَرْمِي	وَهَلَ يَوْهَلُ	رَضِيَ يَرْضىٰ	قَالَ يَقُوْلُ	اَسُلَ يأسُلُ	وَلِيَ يَلِيُ

وَقَیَ یَقِیُ		قَوِیَ یَقْوَیُ	دَعَا یَدْعُو	سَرُوَ یَسْرُوُ	
وَاٰی یَئِی		صَدِیَٔ یَصْدَیُ	شَذَّ یَشُدُّ		
هَنَاَ یَهْنِئُ		وَجِیَ یَوْجِیُ	بَرَءَ یَبْرُءُ		
اَسَرَ یَسِرُ		غَیِدَ یَغْدَیُ			

سوال: درج ذیل سے فعل مضارع بنا کر اعراب لگائیں۔

جواب۔ وَثِقَ - یَثِقُ　　وَجِدَ- یَجِدُ　　وَرِثَ- یَرِثُ　　وَرَعَ- یَرِعُ
وَرِکَ- یَرِکُ　　وَرِیَ- یَرِیُ　　وَعِقَ- یَعِقُ　　وَقِهَ- یَقِهُ
وَکِمَ- یَکِمُ　　وَلِیَ- یَلِیُ　　وَمِقَ- یَمِقُ　　بَئِسَ- یَبْئِسُ/ یَبْأَسُ
وَبِقَ- یَبِقُ/یَبَقُ　　وَحِمَ- یَحِمُ/یَحَمُ　　وَحِرَ- یَحِرُ/یَحَرُ　　وَغِرَ- یَغِرُ/یَغَرُ
وَلِغَ- یَلِغُ/یَلَغُ　　وَلِهَ- یَلِهُ- یَلَهُ

رباعی مجرد اور ملحق برباعی مجرد کے اوزان

سوال: رباعی مجرد نیز ملحق برباعی مجرد کے کتنے اور کونسے اوزان ہیں؟ مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ رباعی مجرد کا صرف ایک ہی وزن ہے۔ فَعْلَلَۃ جیسے دَحْرَجَۃٌ

رباعی مجرد کے ملحق ابواب کی تعداد 7 ہے۔

1- فَعْلَلَ - جیسے جَلْبَبَ　　2- فَوْعَلَ- جَوْرَبَ　　3- فَعْوَلَ- رَہْوَکَ
4- فَیْعَلَ- بَیْطَرَ
5- فَعْیَلَ- شَرْیَفَ　　6- فَعْلَی- سَلْقَی　　7- فَعْنَلَ- قَلْنَسَ

سوال: ثلاثی مزید (ایک دو تین حروف) فیہ کے اوزان مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ 1۔ وہ ثلاثی مزید فیہ جس میں 1 حرف زائد ہو۔ 1- اَفْعَلَ- اَکْرَمَ　2- فَاعَلَ- قَابَلَ　3- فَعَّلَ- صَرَّفَ

2۔ وہ ثلاثی مزید فیہ جس میں 2 حروف زائد ہوں۔ 1- اِفْتَعَلَ- اِجْتَنَبَ　　2- تَفَعَّلَ- تَقَبَّلَ

3- تَفَاعَلَ- تَقَابَلَ　　4- اِنْفَعَلَ- اِنْفَطَرَ　　5- اِفْعَلَّ- اِحْمَرَّ

3۔وہ ثلاثی مزید فیہ جس میں 3 حروف زائد ہو۔ 1۔اِسْتَفْعَلَ۔اِسْتَنْصَرَ 2۔اِفْعَوَّلَ۔اِجْلَوَّذَ
3۔اِفْعَالَّ۔اِحْمَارَّ 4۔اِفْعَوْعَلَ۔ اِخْشَوْشَنَ

سوال: رباعی مزید فیہ نیز ملحق برباعی مزید فیہ کے اوزان مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔رباعی مزید فیہ کے 3 اوزان ہیں۔

جس میں 1 حرف زائد ہو۔ جیسے تَفَعْلَلَ۔ تَدَحْرَجَ

جس میں 2 حرف زائد ہو۔ جیسے اِفْعَنْلَلَ۔ اِحْرَنْجَمَ اِفْعَلَلَّ۔ اِقْشَعَرَّ

<u>تَفَعْلَلَ۔ تَدَحْرَجَ</u>: اس سے ملحق 6 اوزان ہیں۔ 1۔ تَفَعْلَلَ۔ تَجَلْبَبَ 2۔تَفَعْوَلَ۔ تَرَہْوَکَ
3۔تَفَیْعَلَ۔تَشَیْطَنَ 4۔تَفَوْعَلَ۔ تَجَوْرَبَ 5۔ تَمَفْعَلَ۔تَمَسْکَنَ 6۔تَفَعْلٰی۔تَسَلْقٰی

<u>اِفْعَنْلَلَ/ اِفْعَلَلَّ</u>: اس سے ملحق 2 اوزان ہیں۔ 1۔اِفْعَنْلَلَ۔ اِقْعَنْسَسَ 2۔ اِفْعَنْلٰی۔ اِسْلَنْقٰی

سوال: اِحْرَنْجَمَ اور اِقْعَنْسَسَ میں کیا فرق ہے؟

جواب۔ اقعنسس میں ایک (س) لام کلمہ الحاق کیلئے ہے جبکہ احرنجم میں ح، ر، ج، م حروف اصلیہ جبکہ الف، ن زائدہ ہے۔

سوال: کیا ہر مجرد کا مزید فیہ اور ہر مزید فیہ کا مجرد ہوتا ہے؟ اس میں اعتماد کس پر ہے؟ کیا زیادتی سماعی ہے یا قیاسی؟

جواب۔ہر مجرد کیلئے مزید فیہ اور ہر مزید فیہ کیلئے اس کا مجرد ہونا ضروری نہیں۔ کیونکہ ان سب کی بنیاد سماعی ہے۔ ثلاثی مجرد کا فعل لازم اس سے مستثنٰی ہے کیونکہ اس کے مجرد کے شروع میں ہمزہ لگا کر اسے متعدی بنا دیا جاتا ہے۔ جیسے ذَھَبَ سے اَذْھَبَ

فصل حروف زائدہ کا مقصد

سوال: فَاعَلَ کتنے اور کونسے معانی کیلئے آتا ہے؟ مع امثلہ لکھیں۔

جواب۔2 معنٰی میں اس کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے۔

1۔دو یا زیادہ چیزوں کے درمیان اشتراک کیلئے۔یعنی جب دونوں باہم فعل میں شریک ہوں۔ جیسے قَابَلْتُہٗ

2۔موالات کیلئے۔تب یہ فعل متعدی کے معنٰی میں ہوتا ہے۔ وَالَیتُ الصوم وتَابَعتُہٗ

سوال: تَفَعُّل کتنے اور کونسے معانی کیلئے آتا ہے؟ مع امثلہ لکھیں۔ نیز مطاوعت کی مثال کے ذریعے وضاحت کریں۔

جواب۔ تَفَعُّل 5 معانی کیلئے آتا ہے۔ 1۔ مطاوعت۔ یعنی غیر کا اثر قبول کرنا جیسے کَسَّرْتُهٗ فَتَكَسَّرَ۔ میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا

2۔ اِتخاذ۔ تَوَسَّدَ ثَوْبَهٗ (اس نے کپڑے کو تکیہ بنایا) 3۔ تکلُّف۔ تَصَبَّرَ (اس نے بتکلف صبر کیا)

4۔ تجنُّب۔ تَحَرَّجَ (وہ حرج سے بچ گیا) 5۔ تدریج۔ تَكَلَّمَ (درجہ بدرجہ کلام کرنا)

سوال: تَفَاعَلَ کتنے اور کونسے معنیٰ میں مشہور ہے؟ مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ 4 معانی میں 1۔ دو یا زیادہ کی شرکت کے معنیٰ میں۔ تَقَابَلَ (انہوں نے باہم مقابلہ کیا)

2۔ بظاہر فعل معلوم ہو مگر حقیقت میں فعل نہ ہو۔ تَنَاوَمَ (اس نے نیند کو ظاہر کیا)

3۔ کسی چیز کا درجہ بدرجہ حاصل ہونا۔ تَوَارَدَ الطَّالِبُ (یعنی طلباء درجہ بدرجہ بیٹھے)

4۔ مطاوعت جیسے بَاعَدْتُهٗ فَتَبَاعَدَ (میں نے اسے دور کیا تو وہ دور ہو گیا)

سوال: درج ذیل کا معنیٰ بیان نیز یہ بتائیں کہ یہ کس لیے استعمال ہوتے ہیں۔

اَقَمْتُ زَيداً۔ تعدیہ (میں نے زید کو کھڑا کیا) اَلْبَنَ الرَّجُلُ۔ صیرورت (آدمی دودھ والا ہو گیا)

اَعْجَمْتُ الكِتابَ۔ سلب وازالہ (میں نے کتاب کا بغیر نقطے ہونا زائل کر دیا یعنی نقطے لگا دیا)

اَحْصَدَ الزَّرْعُ۔ استحقاق (کھیتی کٹنے لائق ہو گئی)

فَطَّرْتُهٗ فَاَفْطَرَ: مطاوعت (میں نے اسے افطار کروایا تو اس نے افطار کر لیا)

قَشَّرْتُ الفَاكِهَةَ: ازالہ (میں نے پھل سے چھلکا اتارا) اِخْتَتَمَ زَيدٌ: اتخاذ (زید نے انگوٹھی لی)

تَهَجَّدَ زَيدٌ: تجنُّب (زید نیند سے الگ ہوا)

تَغَافَلَ الْحَارِسُ: تظاہر بالفعل (چوکیدار نے غفلت ظاہر کی)

اِسْتَرْجَعَ بِاِسْمٍ: اختصار (اس نے نام کے ساتھ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا)

سوال: باب استفعال میں طلب اور صیرورت کے معنیٰ کی مثال سے وضاحت کریں۔

جواب۔ طلب دو طرح کا ہوتا ہے طلبِ حقیقی اور طلبِ مجازی

طلبِ حقیقی حقیقت میں طلب کرنا جیسے اَستَغْفِرُ اللہَ میں اللہ پاک سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

طلبِ مجازی: اِستَخْرَجْتُ الذَّھبَ عَنِ المَعدَنِ یعنی میں کان سے سونا(gold) نکالنا چاہتا ہوں۔

صیرورت: یعنی ہو جانا یہ بھی دو طرح کا ہوتا ہے حقیقت میں یو جانا اور مجازاً ہو جانا

حقیقی صیرورت: جیسے اِستَحْجَرَ الطِّیْنُ (مٹی کا پتھر ہو جانا) مجازی صیرورت: اِنَّ البُغاثَ بِاَرْضِنَا یَسْتَنْسِرُ

سوال: فَاعَلَ اور تَفَاعَلَ میں معنیٰ مشارکت کی وضاحت کریں اس معنیٰ میں ان دونوں کے درمیان کیا فرق ہے؟

جواب۔ ان دونوں کے درمیان مشارکت میں کوئی فرق نہیں۔ فرق بس مقصود کو تعبیر کرنے کے اعتبار سے ہے۔

فَاعَلَ : یہ لفظاً فاعل ہوتا ہے یا مفعول ۔ جبکہ معنوی طور پر یہ فاعل بھی ہوتا ہے اور مفعول بھی۔ جیسے ضَارَبَ زیدٌ عمرواً۔ لفظی طور "زید" فاعل ہے۔ اور "عمرو" مفعول ہے۔ جبکہ معنیٰ کے اعتبار سے دونوں ایک دوسرے کے مفعول ہیں۔ کیونکہ فَاعَلَ میں دونوں مشترک ہیں تو دونوں ایک دوسرے کے مفعول ہوئے۔

تَفَاعَلَ : یہ لفظاً اور معنیً دونوں طرح فاعلیت ومفعولیت میں مشترک ہوتا ہے۔ جیسے تَضَارَبَ زَیدٌ و عَمروٌ زید وعمرو دونوں فاعلیت میں مشترک ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں بکر کا زید پر عطف ہے تو دونوں کا ایک ہی حکم ہو گا یعنی دونوں فاعل ہوں گے۔ اور دونوں مفعول بھی ہیں کیونکہ مُفاعَلہ میں دونوں مشترک ہیں تو دونوں ایک دوسرے کے مفعول ہوئے۔

فعل کی چوتھی تقسیم

جامد اور متصرف کے اعتبار سے

سوال: فعل جامد اور فعل متصرف کی تعریف کریں نیز ان کی اقسام مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ فعل جامد جس کو ایک ہی صورت لازم ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں

1۔ جو ماضی کو لازم ہو جیسے لَیسَ، کَرَبَ عَسیٰ افعال ناقصہ، مدح وذم وغیرہ

2۔ جو امر کو لازم ہو جیسے ھَبْ، تَعَلَّمْ

فعل متصرف: جس کو ایک ہی صورت لازم نہ ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں

1۔ تام: وہ فعل جس سے ماضی، مضارع اور امر تینوں آتے ہیں۔ جیسے نَصَرَ، اُنْصُرْ

2۔ ناقص: جس سے صرف ماضی اور مضارع آتے ہیں۔ جیسے کَادَ یَکَادُ، بَرِحَ یَبْرَحُ

سوال: ماضی سے مضارع اور مضارع سے امر بنانے کا طریقہ مع امثلہ لکھیں۔

جواب۔ فعل ماضی کے شروع میں علامت مضارع لگائیں۔ اگر رباعی ہو تو علامتِ مضارع پر "ضمہ" ورنہ "فتحہ" لگائیں۔ پھر اگر ماضی ثلاثی سے

بنائیں تو اس کے "ف" کلمہ کو ساکن کریں۔ اور "ع" کلمہ پر باب کے مطابق حرکت (فتحہ / کسرہ / ضمہ) لگائیں جیسے
یَضْرِبُ / یَفْتَحُ / یَنْصُرُ۔ اور اگر ماضی غیر ثلاثی ہو اور اس کی ابتداء "ت" سے ہو تو "ف" کلمہ اپنی حالت پر باقی رہے گا۔ ورنہ اس کے
ماقبل کو کسرہ دیں گے تَشَاہَدَ یَتَشَاہَدُ

اور اگر اس سے پہلے ہمزہ زائدہ ہو تو وہ گر جائے گا۔ اَکْرَمَ سے یُکْرِمُ

سوال: درج ذیل سے فعل مضارع اور فعل امر بنائیں۔

جواب۔ اعطیٰ : یُعْطِیْ اَعْطِ   وَعَدَ: یَعِدُ عِدْ   وَلِیَ: یَلِیُ لِ
اِدَّکَرَ: یَدَّکِرُ اِدَّکِرْ   خاف: یَخَافُ خَفْ   آنَارَ: یُنِیْرُ اَنِرْ
تَنَاصَحَ: یَتَنَاصَحُ تَنَاصَحْ

فعل کی پانچویں قسم

لازم و متعدی ہونے کے اعتبار سے

سوال: فعل متعدی کی تعریف، اس کی علامات نیز اس کی اقسام مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ جو بنفسہ فاعل سے مفعول کی طرف تجاوز کر جائے۔ جیسے حَفِظَ مُحَمَّدٌ الدَّرْسَ

علامات: 1۔ اس کے ساتھ "ہ" ضمیر متصل ہو جو غیر مصدر کی طرف لوٹے۔ جیسے زیدٌ ضَرَبَہٗ عَمروٌ

2۔ اس سے اسمِ مفعول تام بنتا ہو (یعنی حرفِ جر، ظرف نہ ہو)۔ جیسے مَضْرُوْبٌ

متعدی کی اقسام: اس کی درج ذیل 3 اقسام ہیں۔ 1۔ جو 1 مفعول کی طرف متعدی ہو۔ جیسے حَفِظَ مُحَمَّدٌ الدَّرْسَ

2۔ جو 2 مفعول کی طرف متعدی ہو۔ ظَنَنْتُ زَیْداً عَالِماً 3۔ جو 3 مفعول کی طرف متعدی ہو۔ نُبِّئْتُ زَیْداً عَالِماً

سوال: فعل لازم کی تعریف مع مثال لکھیں۔ نیز متعدی ہونے کے اسباب مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ جو بنفسہ فاعل سے مفعول کی طرف تجاوز نہ کرے۔ جیسے قَامَ مُحَمَّدٌ

متعدی ہونے کے اسباب: فعل لازم کے متعدی ہونے کے درج ذیل 8 اسباب ہیں۔

1۔ ہمزہ داخل کرنا۔ جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ زَیدٌ بَکْراً 2۔ "عین" کلمہ مشدد ہو۔ صَرَّفْتُ زَیداً

3۔ باب مفاعلہ کے "الف" کی زیادتی کرنا۔ جیسے جَلَسَ سے جَالَسَ زَیدُ العُلَمَاءَ 4۔ حرفِ جرّ کی زیادتی کرنا۔ ذَھَبْتُ بِعَلِیٍّ

5۔ ہمزہ، س اور ت کی زیادتی کرنا۔ جیسے خَرَجَ سے اِسْتَخْرَجَ زَیدُ المَالَ

6۔ تضمین نحوی (یعنی لازم کلمہ متعدی کے معنیٰ میں ہو)۔ جیسے وَلَاتَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّکَاحِ

7۔ وسعت کیلئے حرفِ جر کو حذف کرنا۔ جیسے تَوَجَّھْتُ مَدِیْنَةً

8۔ غلبہ کے طور پر لازم کو باب نَصَرَ کی طرف پھیرنا۔ جیسے قَاعَدْتُهٗ سے قَعَدْتُهٗ

سوال: فعل متعدی کے لازم ہونے کے کتنے وار کونسے اسباب ہیں؟

جواب۔ درج ذیل 5 اسباب

1۔ تضمین جیسے فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عِنْ اَمْرِہٖ اس میں یُخَالِف یَخرُج کے معنیٰ میں ہے۔

2۔ تعجب اور مبالغہ کی وجہ سے فعل متعدی کو باب فَعُلَ کی طرف پھیرنا۔ جیسے ضَرُبَ زَیدٌ

3۔ صیرورت، مطاوعت۔ جیسے کَسَرْتُهٗ فَنْکَسَرَ

4۔ تاخیر کے سبب عامل کمزور ہونا۔ جیسے اِنْ کُنْتُمْ لِرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ

5۔ ضرورت کی بنا پر۔ تَبَلَتْ فُؤَادَکَ فِی الْمَنَامِ خرِیدَةٌ تَسْقِی الضَّجِیْعَ بِبَارِدٍ بَسَّامِ اس میں تسقی تَسقیہ کے معنیٰ میں ہے۔

فعل کی چھٹی تقسیم

فاعل / مفعول پر بنا کے اعتبار سے

سوال: فعل معروف و مجہول سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ جس فعل کے ساتھ اس کا فاعل مذکور ہو اسے معل معلوم / معروف کہتے ہیں۔ حَفِظَ مُحَمَّدٌ الدَّرْسَ

جس کا فاعل محذوف ہو اور کسی اور کو اس کا نائب بنایا گیا ہو۔ جیسے حُفِظَ الدَّرْسُ

سوال: فعل ماضی مجہول بنانے کا طریقہ لکھیں

جواب۔ اگر فعل ماضی معروف کے شروع میں ہمزہ وصلی اور "ت" نہ ہو اور نہ ہی اس کا "ع" کلمہ الف ہو تو اس کے شروع میں ضمہ اور ما قبل آخر کو کسرہ دیں گے۔ جیسے ضُرِبَ ، رُدَّ

اگر اس کے شروع میں "ت" زائدہ ہو تو پہلے کے ساتھ دوسرے حرف کو بھی ضمہ دیں گے۔ جیسے تُقُبِّلَ

اگر اس کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو تو پہلے اور تیسرے حرف کو ضمہ دیں۔ جیسے اُجْتُنِبَ

اگر اس کا "ع" کلمہ الف ہو تو اسے "ی" سے بدل کر شروع میں کسرہ دیں گے۔ جیسے قَالَ سے قِيْلَ

جبکہ بعض کے نزدیک الف کو واؤ سے بدلیں گے اور شروع میں ضمہ ہی رہے گا۔ جیسے قَالَ سے قُوْلَ

جمہور نے مضاعف ثلاثی میں "ف" کلمہ پر ضمہ کو واجب قرار دیا ہے۔ مُدَّ، شُدَّ۔ کوفیوں کے نزدیک کسرہ بھی جائز ہے۔ رِدَّتْ اِلَيْنَا

سوال: فعل مضارع مجہول بنانے کا طریقہ لکھیں۔

جواب۔ اگر فعل مضارع معروف ہو تو اس سے مجہول بناتے ہوئے پہلے حرف پر ضمہ اور ما قبل آخر فتحہ دیں گے۔ جیسے یُضْرَبُ

اگر ما قبلِ آخر "مدہ" ہو تو اسے الف سے تبدیل کریں گے جیسے یَقُوْلُ سے یُقَالُ

سوال: درج ذیل میں ماضی مجہول کے کونسے طریقے جائز ہیں؟

جواب۔ قَالَ: اگر ماضی کا "ع" کلمہ الف ہو تو اسے "ی" سے بدل کر شروع میں کسرہ لگائیں گے۔

جبکہ بعض کے نزدیک الف کو واؤ سے بدلیں گے اور شروع میں ضمہ ہی رہے گا۔ جیسے قَالَ سے قِيْلَ /قُوْلَ۔ بَاعَ سے بِيْعَ / بُوْعَ

اگر شروع میں ہمزہ وصلی ہو تو اس کے پہلے اور تیسرے حرف کو ضمہ دیں گے۔ جیسے اِخْتَارَ سے اُخْتِيْرَ۔

جمہور نے مضاعف ثلاثی میں "ف" کلمہ پر ضمہ کو واجب قرار دیا ہے۔ جیسے مَدَّ سے مُدَّ

سوال: درج ذیل سے مجہول بنائیں نیز اس میں کونسا طریقہ جاری ہوا؟

جواب۔ تَشَارَكَ: ماضی معروف سے مجہول بناتے وقت اگر اس کے شروع میں "ت" زائدہ ہو تو پہلے کے ساتھ دوسرے حرف کو بھی ضمہ دیں گے۔ جیسے تَشَارَكَ سے تُشُوْرِكَ۔ الف ما قبل ضمہ کی وجہ سے واؤ سے بدل گیا۔

مَدَّ: جمہور نے مضاعف ثلاثی میں "ف" کلمہ پر ضمہ کو واجب قرار دیا ہے۔ جیسے مَدَّ سے مُدَّ

اِنْطَلَقَ: اگر شروع میں ہمزہ وصلی ہو تو اس کے پہلے اور تیسرے حرف کو ضمہ دیں گے۔ جیسے اِنْطَلَقَ سے اُنْطُلِقَ

أَثَرَ: اگر فعل ماضی معروف کے شروع میں ہمزہ وصلی اور "ت" نہ ہو اور نہ ہی اس کا "ع" کلمہ الف ہو تو اس کے شروع میں ضمہ اور ما قبل آخر کو کسرہ دیں گے۔ جیسے أَثَرَ سے اُوْثِرَ

يَبِيْعُ: فعل مضارع معروف سے مجہول بناتے وقت شروع اور ما قبل آخر کو فتح دیتے ہیں اگر ما قبلِ آخر "مدہ" ہو تو اسے الف سے تبدیل کریں گے جیسے يَبِيْعُ سے يُبَاعُ

دَعَا: اگر فعل ماضی معروف کے شروع میں ہمزہ اور "ت" نہ ہو اور نہ ہی اس کا "ع" کلمہ الف ہو تو مجہول بناتے وقت اس کے شروع میں ضمہ اور ما قبل آخر کو کسرہ دیں گے۔ جیسے دَعَا سے دُعِيَ

سَاءَ: اگر ماضی کا "ع" کلمہ الف ہو تو مجہول بناتے وقت اسے "ی" سے بدل کر شروع میں کسرہ لگائیں گے۔ جبکہ بعض کے نزدیک الف کو واؤ سے بدلیں گے اور شروع میں ضمہ ہی رہے گا۔ جیسے سَاءَ سے سِيْءَ/سُوْءَ

سوال: درج ذیل سے فعل معروف و مجہول الگ الگ کریں۔

قِيلَ يٰٓأَرْضُ ابْلَعِي وَ يٰسَمَاءُ اَقْلِعِي وَغِيْضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ

* وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيّاً* حُبِّبَ اِلَى الْعِلْمِ۔ وَلَا يُرْجٰى خَيْرُهُم

جواب۔ معروف: ابْلَعِي اَقْلِعِي اِسْتَوَتْ يَقُوْلُ مِتُّ

مجہول: قِيلَ غِيْضَ قُضِيَ اُخْرَجُ حُبِّبَ يُرْجٰى

فعل کی ساتویں تقسیم

مؤکد / غیر مؤکد کے اعتبار سے

سوال: فعل مؤکد و غیر مؤکد سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ جس فعل کے ساتھ نون تاکید (ثقیلہ / خفیفہ) ملی ہوئی ہو وہ فعل مؤکد کہلاتا ہے۔ جیسے لَاُقَطِّعَنَّ

جس فعل کے ساتھ نون تاکید (ثقیلہ / خفیفہ) ملی ہوئی نہ ہو وہ فعل غیر مؤکد کہلاتا ہے۔ جیسے یَنْصُرُ

سوال: فعل ماضی اور اسم کی تاکید لگانے کا کیا حکم ہے؟ اور اس پر کیا دلیل ہے؟

جواب۔ فعل ماضی مطلقاً مؤکد نہیں ہوتا۔ جیسے نَصَرتُ کیونکہ تاکید مستقبل میں ہونے والے کام کے متعلق ہوتی ہے جبکہ فعل ماضی میں گزشتہ زمانہ پایا جاتا ہے مستقبل نہیں۔

جبکہ اسم کا مؤکد ہونا شاذ ہے۔ کیونکہ تاکید کا تعلق زمانہ مستقبل کے ساتھ ہوتا ہے اور اسم زمانہ سے خالی ہوتا ہے۔

سوال: فعل امر کو مؤکّد کرنے کا کیا حکم ہے

جواب۔ فعل امر مطلقاً مؤکد کرنا یعنی اس کی تاکید لگانا جائز ہے۔ جیسے اِجْتَہِدَنَّ

سوال: فعل مضارع کو مؤکد کرنے کی کتنی حالتیں ہیں کتاب سے دلیل دیجیے۔

جواب۔ 6 حالتیں۔ 1۔ اس کی تاکید واجب ہونا۔ جب یہ مثبت ہو جیسے تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ

2۔ اسکی تاکید واجب ہونا جب یہ شرط ہو۔ جیسے فَاِمَّا نَذْھَبَنَّ بِکَ

3۔ کثیر ہونا جب ادات طلب کے بعد ہو۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلاً

4۔ قلیل ہونا جب ما زائدہ یا لا نافیہ کے بعد واقع ہو۔ جیسے لَاتُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

5۔ اقلّ ہونا جب یہ "لَمْ" یا اداتِ جزا سوائے "اِمَّا" کے بعد آئے جیسے مَالَمْ یَعْلَمَا

6۔ ممتنع ہونا۔ جب وجوب کی شرائط نہ ہوں۔ جیسے تَاللّٰہِ تَفْتَئُوا تَذْکُرُ یُوْسُفُ

سوال: فعل مضارع میں تاکید لگانا کب منع ہے؟ اور اس پر کیا دلیل ہے؟

جواب۔ 1۔ جب وجوب تاکید کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں۔ جواب قَسم منفی ہو اگرچہ نفی تقدیری ہو۔ جیسے

تَاللّٰهِ لَايَذْهَبُ الْعُرْفُ ۔ تَاللّٰهِ تَفْتَئُوا تَذْكُرُ يُوْسُفُ

2۔ جب فعل مضارع حال بن رہا ہو۔ جیسے ابنِ کثیر کی قرائت لَأُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ

3۔ جب لام کے ذریعے اس کے درمیان فاصلہ آجائے۔ اَوْ قُتِلْتُم لَاِ لیٰ اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ

سوال: درج ذیل سے مذکر غائب، واحد مؤنث حاضر اور جمع مؤنث کے مؤکَّد صیغے بنائیں۔

جواب۔ يَكْتُبُ:	لَيَكْتُبَنَّ	لَتَكْتُبِنَّ	لَيَكْتُبْنَانِّ
يَطْمَئِنُّ:	لَيَطْمَئِنَنَّ	لَتَطْمَئِنِنَّ	لَيَطْمَئِنَانِّ
يَرْمِي:	لَيَرْمِيَنَّ	لَتَرْمِينَّ	لَيَرْمِيْنَانِّ
يَجُولُ:	لَيَجُوْلَنَّ	لَتَجُوْلِنَّ	لَيَجُلْنَانِّ
قُلْ:	اُقْوُلَنَّ	اُقْوُلِنَّ	اُقْوُلْنَانِّ
مُدَّ:	مُدَّنَّ	مُدِّنَّ	اُمْدُدْنَانِّ
اُدْعُ:	اُدْعُوَنَّ	اُدْعُوِنَّ	اُدْعُونَانِّ

سوال: نون تاکید خفیفہ کے احکام مع مثال بیان کریں۔

جواب۔ اس کے 4 احکام ہیں۔

1۔ یہ اس نون کے بعد واقع نہیں ہوتی جو اس کے اور نونِ جمع مؤنث کے درمیان فرق کرتا ہے یعنی یہ جمع مؤنث کے صیغوں میں نہیں آتی۔ کیونکہ اس طرح اجتماع ساکنین ہو جائے گا۔ جیسے لَیَضْرِبْنَانْ

2۔ الف تثنیہ کے بعد بھی نہیں آتی۔ (اجتماعِ ساکنین) جیسے لَيَضْرِبَانْ

3۔ جب بھی اس کے ساتھ ساکن حرف آئے گا تو یہ حذف ہو جائے گی۔

4۔ حالتِ وقف میں اسے تنوین کے احکام دیے جائیں گے۔ جیسے لَنَسْفَعاً (یہ اصل میں لَنَسْفَعَنْ تھا)

تتمہ

سوال: ماضی مضارع میں مثال کا "ف" اجوف کا "ع" اور ناقص کا "ل" کلمہ کب حذف کیا جاتا ہے؟ مع مثال بیان کریں۔

جواب۔ مثال یائی: مضارع میں مثال یائی کا کوئی بھی حرف حذف نہیں ہو گا۔ مگر سیبویہ کے نزدیک دو میں حذف ہو تا یَیْئِسُ ۔ یَئِسُ۔

مثال واوی: مثال واوی اگر باب ضَرَبَ سے ہو تو مضارع کا "ف" کلمہ حذف کر دیا جائے گا۔ جیسے یَوْعِدُ سے یَعِدُ

سوال: مہموز کا حکم بیان کریں نیز اس کا ہمزہ کب حذف ہو تا ہے؟ مع مثال بیان کریں۔

جواب۔ مہموز کا حکم بھی سالم کی طرح ہے۔ سوائے اَخذ، اَکَل کے۔ کہ امر میں ان کا ہمزہ مطلقاً حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے خُذ، کُلْ۔ اسی طرح اگر لفظ

"امر" اور "سَال" ابتدائے کلام میں آجائیں تو ان کا ہمزہ بھی حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے مُرْ، سَلْ۔ اگر یہ ان سے پہلے کچھ اور آجائے تو ان کا ہمزہ حذف کرنا جائز ہے۔

اسی طرح "رای" کا ہمزہ مضارع اور امر میں حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے یَرْاَیُ سے یَرَی۔ تَرْاَیُ سے رَ

اور جب کلمہ کے شروع میں دو ہمزہ جمع ہو جائیں تو دوسرے کو ساکن کرکے پہلے کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدل کر مدہ کریں گے۔ اِءْمَانٌ سے اِیْمَانٌ

سوال: ماضی مضارع اور امر میں ادغام اور فک ادغام جائز ہے مثالوں سے واضح کریں۔

جواب۔ ماضی: مضاعف ثلاثی اور مزید فیہ کی ماضی میں جب اس کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک ملی ہوئی نہ ہو تو ادغام واجب ہے۔ مَدَّ

مضاعف ثلاثی اور مزید فیہ کی ماضی میں جب اس کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک ملی ہوئی ہو تو فکِ ّادغام واجب ہے۔ مَدَدْتَ

مضارع: مضاعف ثلاثی اور مزید فیہ میں جب وہ مجزوم بالسکون نہ ہو تو ادغام واجب ہے۔ یَرُدُّ (اگر مجزوم بالسکون ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں) لَمْ یَرُدَّ، لَمْ یَرْدُدْ

جب اس کے ساتھ نون نسوہ ملا ہوا نہ ہو تب فک ادغام واجب ہے۔ یَرْدُدْنَ

امر: اس کا معاملہ تمام صورتوں میں مضارع مجزوم کی طرح ہے۔

سوال: درج ذیل سے فعل مضارع و امر کے جمع مذکر و مؤنث کے صیغے بنائیں۔

جواب۔ شذّ:	يَشُذُّوْنَ	يَشْذُرْنَ	شُذُّوْا	اُشْذُذْنَ
ذکر:	يَذْكُرُوْنَ	يَذْكُرْنَ	اُذْكُرُوا	اُذْكُرْنَ
استوی:	يَسْتَوُوْنَ	يَسْتَوِيْنَ	اِسْتَوُوا	اِسْتَوِيْنَ
خاف:	يَخَافُوْنَ	يَخِفْنَ	خَفُوْا	خَفْنَ
وقی:	يَقُوْنَ	يَقِيِنَ	قِيُوْا	قِيْنَ

الباب الثانی فی الاسم

اسم کی پہلی تقسیم مجرد و مزید فیہ کے اعتبار سے

سوال: ثلاثی مجرد اسم کے کتنے اوزان ہیں؟ ان میں سے 5 مع امثلہ لکھیں نیز کَتِفٌ، فَخِذٌ میں کونسی صورت جائز ہے؟

جواب۔ درج ذیل 10 متفق اوزان ہیں۔

1-فَعْلٌ- سَهْمٌ 2-فَعَلٌ-قَمَرٌ 3-فَعِلٌ-كَتِفٌ 4-فَعُلٌ-عَضُدٌ 5-فِعْلٌ-حِمْلٌ
6-فِعَلٌ-عِنَبٌ 7-فِعِلٌ-اِبِلٌ 8-فُعْلٌ-قُفْلٌ 9-فُعَلٌ-حُطَمٌ 10- فُعُلٌ- عُنُقٌ

کَتِفٌ: اس میں 3 لغات جائز ہیں۔

1- فَعِلٌ- كَتِفٌ (یہ اصل اور اہلِ حجاز کی لغت ہے) 2- فَعْلٌ- كَتْفٌ 3-فِعْلٌ-كِتْفٌ

فَخِذٌ: اس میں 4 لغات جائز ہیں۔

1-فَعِلٌ- فَخِذٌ (یہ اصل اور اہلِ حجاز کی لغت ہے) 2- فَعْلٌ-فَخْذٌ 3-فِعِلٌ-فِخِذٌ
4-فِعْلٌ-فِخْذٌ

سوال: رباعی مجرد اور خماسی اسم کے اوزان مع امثلہ لکھیں۔

جواب۔ رباعی مجرد کے متفق علیہ 5 اوزان ہیں۔

1۔فَعْلَلٌ۔ جَعْفَرٌ 2۔فِعْلِلٌ۔زِبْرِجٌ 3۔ فُعْلُلٌ۔بُرْثُنٌ 4۔فِعَلٌّ۔قِمَطْرٌ
5۔فِعْلَلٌ۔دِرْهَمٌ

خماسی کے 4 اوزان ہیں۔

1۔فَعَلَّلٌ۔سَفَرْجَلٌ 2۔فَعْلَلِلٌ۔جَحْمَرِشٌ 3۔فِعْلَلٌّ۔قِرْطَعْبٌ 4۔فُعَلِّلٌ۔قُذَعْمِلٌ

سوال: درج ذیل سے مجرد مزید فیہ الگ کریں نیز زائد حرف کی تعیین بھی کریں۔

جواب۔ مجرد: عنَب سَفرجَل عُنُق جَحمَرِش جَعفَر قمطر
قرطعب جُخدُب

مزید فیہ: اِشهیباب خندریس اِحرِنجام سلسبیل

اسم کی دوسری قسم

جامد و مشتق ہونے کے اعتبار سے

سوال: اسم جامد و مشتق کی تعریف لکھیں۔

جواب۔ اسمِ جامد: جو کسی سے نہ بنایا گیا ہو اور بغیر کسی صفت کے ذات پر دلالت کرتا ہو۔ جیسے رَجُلٌ۔ شَجَرٌ

اسمِ مشتق: جو کسی سے بنایا گیا ہو اور صفت کے ذریعے کسی ذات پر دلالت کرتا ہو۔ جیسے عَالِمٌ

سوال: اشتقاق کی تعریف، اس کی اقسام لکھیں۔

جواب۔ معنیٰ میں مناسبت کی بنا پر ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ سے بنانا اشتقاق کہلاتا ہے۔

اس کی 3 اقسام ہیں۔

1۔ اشتقاق صغیر: جس میں حروف اور ترتیب میں اتحاد ہو۔ جیسے عِلْمٌ سے عَلِمَ

2۔ اشتقاق کبیر: جس میں فقط حروف میں اتحاد ہو ترتیب میں نہ ہو۔ جیسے جِذْبٌ سے جَبَذَ

3۔ اشتقاقِ اکبر: دونوں کلموں کے اکثر حروف متحد ہوں جبکہ دیگر میں کوئی مناسبت ہو جیسے۔ نَھْقٌ سے نَعِقَ۔ اس میں نون اور "ق" متحد ہیں جبکہ "ھ" اور "ع" میں ہم مخرج ہونے کی مناسبت ہے۔

صرفیوں کے نزدیک ان میں سب سے اہم اشتقاق صغیر ہے۔

سوال: کیا اسمِ جنس بھی مشتق ہوتا ہے؟ مثال سے واضح کریں۔

جواب۔ اسمِ جنس معنوی مشتق ہوتا ہے۔ جیسے فَھْمٌ سے فَھِمَ

جبکہ اسم جنس محسوس نادر الاشتقاق یعنی بہت کم مشتق ہوتا ہے۔ جیسے وَرَقٌ سے اَوْرَقَتْ الاَشْجَارُ

سوال: مشتقات کی اصل میں کیا اختلاف ہے؟ اور مصدر سے کیا کیا مشتق ہوتا ہے؟

جواب۔ بصریوں کے نزدیک اشتقاق میں اصل مصدر ہے۔ کیونکہ یہ بسیط ہوتا ہے اس لیے کہ یہ صرف حدوث پر دلالت کرتا ہے۔ اور فعل حدوث اور زمانہ دونوں پر دلالت کرتا ہے۔ اور یہ جمہور صرفیوں کا مذہب ہے۔

جبکہ کوفیوں کے نزدیک اشتقاق میں اصل فعل ہے کیونکہ گردان میں مصدر فعل کے بعد آتا ہے۔

مصدر سے درج ذیل 10 چیزیں مشتق ہوتی ہیں۔

1۔ ماضی	2۔ مضارع	3۔ امر	4۔ اسم فاعل	5۔ اسم مفعول
6۔ صفت مشبہ	7۔ اسم تفضیل	8۔ اسم زمان	9۔ اسم مکان	10۔ اسم آلہ

مصدر کا بیان

سوال: درج ذیل افعال سے قیاسی مصادر بیان کریں۔

جواب۔ ردّ: رَدّاً　　فهم: فَهْماً　　خاط: خِيَاطَةً　　جوى: جَوىً
حمِر: حُمْرَةً　　قدِم: قُدُوْماً　　نفر: نِفَاراً　　جَال: فَوَلَانٌ
عذُبَ: عَذُوْبَةٌ　　فصُحَ: فَصَاحَةٌ

سوال: درج ذیل افعال سے سماعی مصادر بیان کریں۔

جواب۔ طلب: طَلَباً　　نبتَ: نَبَاتاً　　شكر: شُكْراً　　كذب: كَذِباً
حمى: حِمَايَةً　　عصى: عِصْيَاناً　　لعِب: لَعِباً　　كرِه: كَرَاهِيَةً
رَحِمَ: رَحْمَةً　　مَجُدَ: مَجْداً　　جمُلَ: جَمَالاً

غیر ثلاثی مصادر

سوال: درج ذیل کے اوزان مع امثلہ ذکر کریں۔

جواب۔ فَعَّلَ۔ صَرَّفَ باب تفعيل　　اَفْعَلَ: اَكْرَمَ ۔ اِفعال　　اِسْتَفْعَلَ: اِسْتَنْصَرَ۔ اِستِفعال
تَفَعْلَلَ: تَدَحْرَجَ۔ فَعللة　　فَعْلَلَ: دَحْرَجَ ۔فَعلَلة　　فاعَلَ: قَابَلَ۔ مفاعله

سوال: درج ذیل کے مصادر مع مثال بیان کریں۔

جواب۔ ایک مرتبہ کیلئے: ثلاثی مجرد سے فَعْلَة۔ جَلْسَة جبکہ غیر ثلاثی سے مصدرہ کے آخر میں "ۃ" لگانے سے بنتا ہے۔ اور اگر مصدر میں پہلے سے ہی "ۃ" موجود ہو تو ساتھ وصف ذکر کرنا کرنا ہو گا جیسے اِقامَۃً واحِدَۃٌ

ہیئت کیلئے: ثلاثی مجرد سے فِعْلَة۔ جِلْسَة جبکہ غیر ثلاثی سے یہ نہیں آتا۔ اور جو مذکور ہیں وہ شاذ ہیں۔

صناعت پیشے کیلئے: کسی بھی لفظ پر "ی مشدّد" کا اضافہ کرنا جو کہ نسبت کی نہ ہو۔ اور تائے تانیث کی اضافہ کرنا۔ جیسے وطن سے وطنیۃ

سوال: درج ذیل کے قیاسی مصدر بنائیں۔

جواب۔ طَهَّر: تَطَهُّراً۔ تقبُّل　　جَزَّءَ: تَجْزِئَةً۔ تفعيل　　اَحْسَنَ: اِحْسَاناً۔ اِفعال

اصطفی: اِصْطِفَاءً۔اِفتِعال　　استعاذ: اِستِعَاذَةً۔ اِستِفعَال　　تجورب: تَجَوْرُباً۔تَفَعْلُل

زلزل: زَلْزَلَةً ۔ فَعْلَلَةً

سوال: جلس، رحم، اقام سے ایک مرتبہ کا معنیٰ کیسے لیں گے؟

جواب۔: جواب۔ایک مرتبہ کیلئے: ثلاثی مجرد سے فَعْلَة۔جَلْسَة جبکہ غیر ثلاثی سے مصدرہ کے آخر میں "ة" لگانے سے بنتا ہے۔اور اگر مصدر میں

پہلے سے ہی "ة" موجود ہو تو ساتھ وصف ذکر کرنا ہو گا جیسے اِقامَةٌ وَاحِدَةٌ

لہٰذا جَلَسَ سے جَلْسَةٌ　　رَحِمَ سے رَحْمَةٌوَاحِدَةٌ　　اِقَامَةٌ وَاحِدَةٌ

سوال: درج ذیل سے مصدر میمی بیان کریں۔

جواب۔وعد: مَوْعِدٌ　　عرف: مَعْرِفَةٌ　　عظّم : مُعَظَّمٌ　　اقام: مُقَامٌ

سوال: درج ذیل افعال کے مصادر بیان کریں نیز اگر کسی میں کوئی قاعدہ جاری ہوا ہو تو اس کو واضح کریں۔

جواب۔اوجد: اِفعال　　احتال:افتعال　　اصطاد: افتعال　　استعان: استفعال　　استوفی: استفعال

اسم فاعل کا بیان

سوال: اسم فاعل کی تعریف کریں نیز یہ ثلاثی مجرد و غیر ثلاثی سے کس وزن پر آتا ہے؟ مع مثال بیان کریں۔

جواب۔جو مصدر سے ایسی ذات کیلئے مشتق کیا گیا ہو جس سے فعل صادر ہو۔یا فعل اس سے متعلق ہو۔ جیسے ضَرْبٌ سے ضَارِبٌ

وزن: ثلاثی مجرد سے فَاعِلٌ کے وزن پر جبکہ غیر ثلاثی سے مُفَاعِلٌ کے وزن پر۔ جیسے ضَارِبٌ۔ مُضَارِبٌ

سوال: مبالغہ کے سماعی و قیاسی صیغے کتنے اور کونسے ہیں مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔قیاسی اوزان 5 ہیں۔:　　1۔فَعَّالٌ۔سَفّاکٌ　　2۔مِفْعَالٌ۔ مِنجارٌ　　3۔فَعُوْلٌ۔غَفُوْرٌ

4۔فَعِيْلٌ۔سَمِيْعٌ　　5۔فَعِلٌ۔حَذِرٌ

سماعی اوزان 1۔فِعِّیْلٌ۔سِکِّیْرٌ 2۔مِفْعِیْلٌ۔مِعْطِیْرٌ 3۔فُعَلَۃٌ۔لُمَزَۃٌ
4۔فَاعُوْلٌ۔فَارُوقٌ 5۔فَعَالٌ۔کُبَار (ع کی تشدید / تخفیف کیساتھ)

سوال: درج ذیل افعال سے اسم فاعل بیان کریں نیز اس میں کوئی تبدیلی ہو تو اسے بھی بیان کریں۔

جواب۔شذّ: شَاذٌّ (اصل میں شَاذِذٌ)

نوی: نَاوٍ اصل میں نَاوِیٌ تھا اگر فعل ناقص ہو تو حرف علت کو حالت رفع / کسرہ میں حذف کر دیا جاتا ہے۔

زکّی: مُزَکٍّ یہ اصل میں مُزَکِّیٌ تھا۔ اگر فعل ناقص ہو تو اس فاعل بناتے وقت حرف علت کو حالت رفع / کسرہ میں حذف کر دیتے ہیں۔

اعاد: مُوْعِدٌ یہ اصل ہی ہے۔

وَالَیَ: مُوَالٍ۔ یہ اصل میں مُوَالِیٌ تھا۔ اگر فعل ناقص ہو تو اس فاعل بناتے حرف علت کو حالت رفع / کسرہ میں حذف کر دیا جاتا ہے۔

استفاد: مُسْتَفَادٌ۔ یہ اصل میں مُسْتَفْوِدٌ تھا۔ جب اسم فاعل کے "ع" کلمہ میں واؤ / ی آجائے تو ان کو الف سے بدلنا واجب ہے۔ واؤ کو الف سے بدلا الف کی مناسبت ماقبل کو فتحہ دے دیا۔

اسم مفعول کا بیان

سوال: اسم مفعول کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ ثلاثی / غیر ثلاثی سے یہ کس وزن پر آتا ہے؟

جواب۔ جو مصدر سے مبنی للمفعول کیلئے مشتق کیا گیا ہو۔ ایسی ذات کیلئے جس پر فعل واقع ہو۔

ثلاثی سے مَفْعُوْلٌ۔ مَفْتُوحٌ جبکہ غیر ثلاثی سے اس کا وہی وزن ہے جو غیر ثلاثی سے اسم فاعل کا وزن ہے بس فرق یہ ہے کہ اسمِ فاعل میں ماقبل آخر کسرہ جبکہ اس میں فتحہ آتا ہے۔ جیسے مُقَابَلٌ

سوال: کیا یہ فعل لازم سے بھی آتا ہے؟ کب آتا ہے؟

جواب۔ جی ہاں! اسم مفعول فعل لازم سے بھی آتا ہے مگر چند شرائط (ظرف، جار مجرور یا مصدر ہو) کے ساتھ۔

سوال: درج ذیل افعال سے اسم مفعول بنائیں اور کسی بھی میں کوئی تعلیل ہو تو وہ بھی بتائیں۔

جواب۔ صان: مَصُوْنٌ یہ اصل میں مَصْوُوْنٌ تھا۔ پہلی واؤ چونکہ حرف علت ہے اس کی حرکت ما قبل صحیح حرف کو دی گئی تو اجتماعِ ساکنین کے سبب پہلی واؤ کو حذف کر دیا گیا تو یہ مَصُوْنٌ ہو گیا۔

غزا: مَغْزُوٌّ۔ یہ اصل میں مَغْزُوْوٌ تھا۔ ہم جنس ہونے کی وجہ سے ی کا ی میں ادغام کیا تو مَغْزُوٌّ ہو گیا۔

القیٰ: مُلْقیً۔ یہ اصل میں مُلْقَیٌ تھا۔ واؤ/ی متحرک ما قبل مفتوح کو الف سے بدلا تو یہ مُلْقیً ہو گیا۔

اَیقظ: مُوْقَظٌ یہ اصل میں مُیْقَظ تھا۔ ی ساکن کو ما قبل حرف کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدل دیا تو یہ مُوْقَظٌ ہو گیا۔

اِتّھم: مُتَّهَمٌ یہ اصل میں مُتْتَهَمٌ تھا۔ ہم جنس ہونے کی وجہ سے "ت" کا "ت" میں ادغام کیا تو مُتَّهَمٌ ہو گیا۔

اصطحب: مُصْطَحَبٌ۔ یہ اصل ہے۔

اغتاب: مُغْتَابٌ یہ اصل میں مُغْتَيَبٌ تھا۔ "ی" ما قبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے بدل گئی تو یہ مُغْتَابٌ ہو گیا۔

استدعیٰ: مُسْتَدْعًی یہ اصل میں مُسْتَدْعَیٌ تھا۔ "ی" ما قبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے بدل گئی تو یہ مُغْتَابٌ ہو گیا۔

صفتِ مشبہ باسم فاعل کا بیان

سوال: صفتِ مشبہ کی تعریف کریں نیز یہ اکثر کس سے بنتا ہے؟

جواب۔ ایسا کلمہ جو فعل لازم کے مصدر سے بنایا جاتا ہے اور ایسے معنیٰ پر بطور دوام وثبوت دلالت کرتا ہے جو اس کے موصوف میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اکثر فعل لازم سے بنتا ہے۔

سوال: وہ اوزان ذکر کریں جو باب فَرِحَ، شَرُفَ کے ساتھ خاص ہیں اور جو ان دونوں کے مشترکہ اوزان ہیں۔

جواب۔ فَرِحَ: دو باب 1۔ اَفْعَلُ جس کا مؤنث فَعْلَاء اَحْمَرُ سے حَمْرَاءُ 2۔ فَعْلَانُ جس کا مؤنث فَعْلٰی۔ عَطْشَانُ سے عَطْشٰی

شَرُفَ: 4 ابواب 1۔ فَعَلٌ۔ حَسَنٌ 2۔ فُعُلٌ۔ جُنُبٌ 3۔ فُعَالٌ۔ شُجَاعٌ 4۔ فَعَالٌ۔ عَوَانٌ

مشترکہ: 6 ابواب فَعَلٌ۔ سَبَطٌ فُعْلٌ۔ حُرٌّ فِعْلٌ۔ صِفْرٌ فَعِلٌ۔ فَرِحٌ فَاعِلٌ۔ طَاہِرٌ فَعِیْلٌ۔ کَرِیْمٌ

سوال: کیا صفت مشبہ فاعل کے وزن پر بھی آتا ہے؟ کب؟

جواب۔ جی ہاں! جب یہ ثلاثی ہو بشرطیکہ جب اس میں تجدُّد وحدوث کے معنٰی پائے جائیں۔ جیسے زیدٌ شَاجِعٌ اَمْس (زید گزشتہ کل بہادر تھا)

سوال: صفتِ مشبہ کو کب مؤنث ذکر کیا جاتا ہے؟ اور کب ان میں تذکیر وتانیث کا فرق نہیں ہوتا؟ مثال سے واضح کریں۔

جواب۔ اگر فَعِیْلٌ، فَاعِلٌ یا مَفَاعِلٌ یا صفت مشبہ کے معنٰی میں ہو تو اس کے مؤنث کے صیغے میں "تائے تانیث" لاحق ہوگی۔ اگر یہ (فَعِیْلٌ) مفعول کے معنٰی میں ہو اور صفت موصوف کے تابع ہو تو مذکر و مؤنث میں فرق نہیں کیا جائے گا۔ جیسے اِمْرَاَۃٌ جَرِیْحٌ

اسمِ تفضیل کا بیان

سوال: اسمِ تفضیل کی تعریف ومثال لکھیں نیز اس کا قیاسی وزن کیا ہے؟

جواب۔ وہ اسم جو مصدر سے بنے اور بتائے کہ دونوں چیزیں کسی ایک وصف میں شریک ہیں۔ اور ان میں سے ایک دوسرے سے بڑی ہوئی ہو۔

یعنی اس میں زیادتی (چاہے کمال، خیر، نقص، شر، ایجاب، سلب) ہو۔ جیسے مُحَمَّدٌ اَکْبَرُ مِن اَحْمَد

اس کا قیاسی وزن اَفْعَلُ ہے۔

سوال: اس کو بنانے کی شرائط مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ درج ذیل 8 شرائط: 1۔ فعل ہو اسم نہ ہو۔ جیسے اَحْسَنُ 2۔ ثلاثی ہو غیر ثلاثی نہ ہو۔ ھذاالکلام اُخْتُصِرَ مِنْ غیرہٖ

3۔ مشتق ہو، جامد نہ ہو۔ جیسے بِئْسَ 4۔ اس کا معنٰی قابل فرق ہو۔ جیسے مَاتَ

5۔ وہ فعل تام ہو ناقص نہ ہو۔ جیسے کَانَ 6۔ وہ مثبت ہو، منفی نہ ہو۔ مَا اَعْوَجَ زیدٌ

7۔ اس سے صفت مشبہ مؤنث کا صیغہ فَعْلَاءُ کے وزن پر نہ ہو۔ اَحْمَقُ 8۔ معروف ہو، مجہول نہ ہو۔ اَشْغَلُ مِن ذَاتِ النِّحْیَیْنَ

سوال: لفظ ومعنٰی کے اعتبار سے اس کے احوال مع مثال بیان کریں۔

جواب۔ لفظ کے اعتبار سے 3 احوال ہیں۔

1۔اسم تفضیل الف لام اور اضافت سے خالی ہو۔اس وقت اس کا مفرد مذکر ہونا اور اس کے بعد مفَضَّل علیہ پر مِن حرف جار ہونا ضروری ہے۔اَحَبَّ اِلَیْکُم مِّنَ اللهِ

2۔اس پر الف لام ہو۔تب اس کا اپنے موصوف کے مطابق ہونا اور اس کے بعد "مِن جارہ" کا نہ ہونا ضروری ہے۔ مُحَمَّدٌ الاَفْضَلُ

3۔اسم تفضیل مضاف ہو۔تب اس کی اضافت نکرہ کی طرف اور مفرد مذکر ہونا ضروری ہے۔جیسا مجرد عن الف لام کی صورت میں ہے۔وَلَاتَکُوْنُوا اَوَّلَ کافِرٍ بِہٖ

معنیٰ کے اعتبار سے بھی اس کے 3 احوال ہیں۔

1۔ وہ دونوں چیزیں کسی ایک وصف میں شریک ہیں۔اور ان میں سے ایک دوسرے سے بڑی ہوئی ہو۔یعنی اس میں زیادتی (چاہے کمال، خیر، نقص، شر، ایجاب، سلب) ہو۔جیسے مُحَمَّدٌ اَکْبَر مِن اَحْمَد

2۔ایک چیز اپنے اندر پائی جانے والی صفت میں دوسری چیز کی صفت کے مقابلے میں بڑی ہوئی ہو۔ اَلْعَسَلُ اَحْلیٰ مِنَ الخِلِّ (شہد کی مٹھاس سرکہ کے کھٹے ہونے سے زیادہ ہے۔)

3۔اسم تفضیل سے مقصود کسی صفت کو اس کے محل میں فضیلت وزیادتی پر نظر کیے بغیر ثابت کرنا۔ اَلْوَلِیْدُ النَّاقِصُ والْاَشَجُ اَعْدَلُ

تعجب کا بیان

سوال: تعجب کی تعریف کریں نیز اس کا قیاسی وزن کیا ہے؟ مع مثال بیان کریں۔

جواب۔ کسی مخفی سبب کا شعور حاصل ہونے کے وقت نفس اس کا اثر قبول کرے تو اسے تعجب کہتے ہیں۔

اس کا قیاسی وزن: اس کے دو وزن ہیں 1۔ مَا اَفْعَلَہٗ۔ مَا اَحْسَنَ زَیْدٌ 2۔ اَفْعِلْ بِہٖ۔ اَحْسِنْ بِہٖ

سماعی اوزان: مذکورہ دونوں اوزان کے علاوہ ہر وہ صیغہ جو تعجب پر دلالت کرے۔ سُبْحَانَ اللهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ

سوال: اگر شرائط نہ پائی جائیں تو اسم تفضیل اور تعجب کیسے بنے گا؟ مثال سے وضاحت کریں۔

جواب۔ جس میں شرائط نہ پائی جائیں تو اس سے اسمِ تفضیل بنانے کیلئے صیغہ کو اسم تفضیل کی تمیز کے طور پر ذکر کریں۔ جبکہ فعل تعجب کے معمول کے طور پر ذکر کریں۔ اَشَدُّ اِسْتِخْرَاجاً مَا اَشَدَّ اِسْتِخْرَاجاً وَاَشْدِدْ بِاِسْتِخْرَاجِہٖ

سوال: درج ذیل سے تعجب کے صیغے بنائیں۔

جواب۔ مَا اَعْذَبَہٗ مَااَحْسَنَہٗ

اسم زمان و مکان کا بیان

سوال: اسم زمان و مکان کی تعریف کریں نیز ثلاثی / غیر ثلاثی سے اس کا صیغہ کس وزن پر آتا ہے؟ مع مثال بیان کریں۔

جواب۔ جو کسی فعل کے واقع ہونے کے زمانہ / وقت کیلئے بنائے گئے ہوں۔

ثلاثی مجرد سے: مَفْعَلٌ: جب مضارع مضموم / مفتوح العین یا ناقص ہو۔ مَذْہَبٌ

مَفْعِلٌ: جب مضارع مکسور العین، یا مثال ہو۔ مَوْعِدٌ

غیر ثلاثی اسمِ ظرف کا وزن اسمِ مفعل غیر ثلاثی کے وزن پر آتا ہے۔ مُکْرَمٌ

اسمِ آلہ کا بیان

سوال: اسم آلہ کی تعریف کریں۔ نیز اس کے قیاسی اوزان مع مثال لکھیں۔

جواب۔ جس کے ذریعے سے فعل واقع ہو۔

اس کے 3 اوزان ہیں۔ 1۔مِفْعَلٌ۔مِضْرَبٌ 2۔ مِفْعَلَۃٌ۔مِضْرَبَۃٌ 3۔مِفْعَالٌ۔ مِضْرَابٌ

سوال: درج ذیل سے اسم آلہ بنائیں۔

جواب۔النّشر۔ مِنْشَارٌ البری۔مِبْرَاۃٌ الدّھن۔ مُدْہُنٌ(خلاف قیاس)

سوال: درج ذیل میں اسم مشتق کی اقسام الگ الگ کریں۔

جواب۔ مُقبِلاً : اسم فاعل رَاضِياً: اسم فاعل مُنقاداً: اسم مفعول

مَعَلَّقَةً: اسم مفعول مَحمُولَةً: اسم مفعول مُدَحَّوَةٌ: اسم مفعول

اَعجَز: اسم تفضيل الصّدّيق: صفت مشبه اَقْوٰى: اسم تفضيل

مُلَاحَظَةً: مصدر باب مفاعله

اسم کی تیسری قسم

مذکر و مؤنث کے اعتبار سے

سوال: مؤنث حقیقی، مجازی، لفظی و معنوی کی تعریف مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ مؤنث حقیقی: جو ذات حَر (بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت والی) پر دلالت کرے۔ جیسے فاطمه

مؤنث مجازی: جو ذاتِ حرِ پر دلالت نہ کرے۔ جیسے شمسٌ

مؤنث لفظی: جو مذکر کے وضع ہو مگر اس میں علات تانیث کی ہو۔ جیسے طلحة

مؤنث معنوی: جو مؤنث کا نام مگر اس میں علامت تانیث نہ ہو۔ جیسے مریمٌ

سوال: کلمہ کے مؤنث ہونے کا کیسے معلوم ہو گا؟ نیز علاماتِ تانیث مع امثلہ لکھیں۔

جواب۔ جس میں درج ذیل علامات موجود ہوں وہ مؤنث ہو گا۔ مؤنث کی علامات: 1۔ تائے تانیث ہونا۔ صائِمةٌ

2۔ الف ہونا اس کی دو قسمیں ہیں۔ مقصورہ کو مفردہ جبکہ ممدودہ کو غیر مفردہ کہتے ہیں۔ حُبْلٰی۔ حَمْرَاءُ

سوال: تائے تانیث مذکر و مؤنث کے مشترکہ اوصاف میں ملی ہوتی ہے۔ جبکہ 5 الفاظ اس سے مستثنٰی ہیں۔ وہ الفاظ مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ 1۔ فَعُول بمعنٰی فاعل صبور بمعنٰی صابر 2۔ فَعِيل بمعنٰی مفعول۔ جَرِيحٌ سے مجرُوح

3۔ مِفْعَالٌ مِهْذارٌ 4۔ مِفعيل۔ اِمْرَاَةٌ مِعطِيرٌ 5۔ مِفْعَلٌ۔ مِغْشَمٌ

سوال: مؤنث کی علامت الف مقصورہ وممدودہ کے 5،5 اوزان مع امثلہ تحریر کریں۔

جواب۔ مقصورہ: 1۔ فُعَلٰی۔ اُدَمٰی 2۔ فُعْلٰی۔ بُشْریٰ 3۔ فَعَلٰی۔ بَرَدٰی

4۔ فَعْلٰی۔ مَرْضٰی 5۔ فُعَالٰی۔ سُکَارٰی

ممدودہ: 1۔ فَعْلَاءُ۔ صَحْرَاءُ 2۔ اَفْعِلَاءُ۔ اَرْبِعَاءُ 3۔ فُعْلُلَاءُ۔ قُرْفُصَاءُ

4۔ فَاعُوْلَاءُ۔ عَاشُوراءُ 5۔ فَاعِلَاءُ۔ نَافِقَاءُ

سوال: "ۃ" کلمہ کے آخر میں 9 معانی کیلئے ملی ہوتی ہے۔ ان میں سے 5 مع امثلہ ذکر کریں۔

جواب۔ 1۔ جنس میں سے واحد کی تمیز کیلئے۔ لَبِنٌ سے لَبِنَۃٌ 2۔ مبالغہ کیلئے۔ رِوَایَۃٌ 3۔ مبالغہ میں زیادتی کیلئے۔ عَلَّامَۃٌ

4۔ فاء کلمہ کے عوض میں۔ جیسے وِعْد سے عِدَۃٌ 5۔ عین کلمہ کے عوض۔ اِقْوَامٌ سے اِقَامَۃٌ

اسم کی چوتھی تقسیم

صحیح / غیر صحیح ہونے کے اعتبار سے

سوال: درج ذیل کی تعریف مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ اسم منقوص: وہ اس معرب جس کا آخر میں یائے لازمہ ماقبل مکسور ہو۔ دَاعِی

مقصور: وہ اسم معرب جس کے آخر میں الف لازمہ ہو۔ مُصْطَفٰی

ممدود: وہ اسم معرب جس کے آخر میں ہو اور ساتھ الف زائدہ ہو۔ حمراءُ

مقصور قیاسی: وہ اسم ناقص جس کی صحیح میں کوئی نظیر ہو اس کے آخر سے ماقبل فتحہ ہوتا ہے۔

ممدود قیاسی: وہ اسم ناقص جس کی دوسرے صحیح میں کوئی نظیر ہو اس کے آخر سے ماقبل الف زائدہ ہوتا ہے۔ جیسے اِرعَوٰی سے اِرْعَواء

اسم کی پانچویں تقسیم

واحد، تثنیہ جمع کے اعتبار سے

سوال: واحد اور تثنیہ کی تعریف کریں نیز تثنیہ کی شرائط مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ جو ایک دلالت کرے وہ مفرد جیسے رَجُلٌ جبکہ جو مطلقاً (الف نون / یاء نون کے زیادتی کیساتھ) دو پر دلالت کرے۔ رَجُلَانِ رَجُلَیْنِ

سوال: جمع مذکر سالم کی تعریف اور اس کی شرائط بیان کریں۔

جواب۔ 1۔ جو دو سے زائد پر (واؤ اور ن کی زیادتی / یاء اور نون کی زیادتی کیساتھ) دلالت کرے۔ صَالِحُون۔ صَالِحِیْنَ

شرائط: 1۔ جامد کے اندر شرط یہ ہے کہ مذکر سالم کا عَلَم ہو اور تاء سے خالی ہو۔ رَجُلٌ

2۔ مشتق میں شرط وہ مذکر عاقل کی صفت ہو تاء سے خالی ہو اور اَفْعَلُ جس کی مؤنث فَعْلَاءُ نہ ہی فَعلَان جس کی مؤنث فَعْلیٰ آتی ہے کے

وزن پر ہو۔ نہ ایسے اسماء سے ہو جو مذکر و مؤنث دونوں کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔

سوال: جمع مؤنث سالم کی تعریف کریں اور اس کو کس میں قیاس کیا جاسکتا ہے مع مثال بیان کریں۔

جواب۔ جو دو سے زائد پر (الف اور تاء کی زیادتی کیساتھ) دلالت کرے۔ فاطماتٌ

تمام مؤنث کے نام پر اس کو قیاس کیا جاسکتا ہے۔ جیسے زَیْنَبٌ

سوال: درج ذیل سے جمع مؤنث سالم بنائیں۔ اور تعلیل بھی کریں۔

جواب۔ زینب: زینبات مریم: مریماتٌ حبلی: حبلَیاتٌ عصا: عَصَواتٌ

خدیجہ: خدیجات بنت: بنتاتٌ هند: ہندات جنة: جنات

جمع مکسر کا بیان

سوال: جمع مکسر کی تعریف کریں نیز اس کی وجہ سے کیا تبدیلیاں ہوتی ہیں مع امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ وہ جمع جس مین واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے۔ جیسے رَسُولٌ سے رُسُلٌ

6اقسام کی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔

1۔زیادتی کے ساتھ۔صِنْوٌ سے صِنْوَانٌ 2۔کمی کے ساتھ۔ تُخَمَةٌ سے تُخَمٌ

3۔شکل کی تبدیلی۔اَسَدٌ سے اُسْدٌ 4۔اضافہ اور شکل کی تبدیلی۔ رَجُلٌ سے رِجَالٌ

5۔کمی اور شکل کی تبدیلی رَسُولٌ سے رُسُلٌ 6۔کمی،زیادتی اور شکل کی تبدیلی۔غَزَال سے غِزْلَان۔غُلَام سے غِلْمَان

سوال:جمع مکسر کی قلت و کثرت کے بارے اختلاف لکھیں۔

جواب۔ اس میں دو مذہب ہیں

1۔یہ ابتداء وانتہاء میں مختلف ہیں جمع قلت کی دلالت 3سے 10تک جبکہ جمع کثرت کی دلالت 11 سے غیر محدود پر ہوتی ہے۔

2۔ابتداء میں تو اتفاق ہے مگر انتہاء مختلف ہے۔یہ دونوں 3 سے شروع ہوتے ہیں جمع قلت کی انتہاء10 تک جبکہ جمع کثرت کی انتہاء ہی نہیں۔

سوال:جمع قلت کے اوزان مع مثال لکھیں۔

جواب۔1۔ اَفْعُلٌ۔اَسْيُف 2۔اَفْعَال۔اَقْوَال 3۔اَفْعِلَةٌ۔اَطْعِمَةٌ 4۔فِعْلَةٌ۔فِتْيَةٌ

سوال:جمع کثرت کسے کہتے ہیں؟

جواب۔وہ جمع جو 3سے لانہایہ تک دلالت کرے۔

محمد شاہد اقبال عطاری مدنی

مدرس جامعۃ المدینہ دعوتِ اسلامی

03431118385

مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے۔